سوال

(265)ایک مسجد کو گرا کر دوسری جگہ پر مسجد تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد واقع بڑھئی ٹولہ قریب اسٹیشن ریلوے مظفرپور ایک مدت دراز سے قائم ہے۔ اب سرکار چاہتی ہے کہ برضا مندی اہل اسلام مسجد مذکور کو توڑ کر سڑک ریلوے درست کرے اور معاوضہ میں اس کے جیسی مسجد مسلمانان جس قدر خرچ سے جہاں کہیں تعمیر کرانا چاہیں گے سرکار بنوادے گی اور بصورت نہ راضی ہونے مسلمانوں کے وہ مسجد حسب دفعہ ایکٹ(10/1870ء) بضرورت سرکار توڑ دی جائے گی۔ پس ایسی مجبوری میں شریعت سے جو حکم ہو، صاف صاف بحوالہ کتب وصفحہ وسطر وغیرہ کے تحریر فرمائیے۔ بینوا توجروافقط۔ المستفتی :مولوی محمد عبدالجلیل محمدی مظفرپوری۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ازروئے قانون وقف مذہب اسلام مسجد ملک خدا کی ہے کسی شخص کی جائیداد نہیں ہے۔ ہر مسلمان اس میں خدا کی عبادت بجالانے کا یکساں استحقاق رکھتا ہے۔ نہ اس کو کوئی توڑنے کی اجازت دے سکتا ہے نہ اس کا معاوضہ لینے کا کوئی مجاز ہے۔

"من بنی مسجدلم یزل ملکه عنه حتی یفرزه عن ملکه بطریقه ویاذن بالصلاة فیه اما الافراز فلانه لا یخلص للہ تعالی الا به کذافی الهدایة"

(فتاویٰ عالمگیری بہ چھاپہ کلکتہ :2/545سطر:15)

جس نے مسجد بنائی تو اس وقت تک اس کی ملکیت ختم نہیں ہوگی۔ جب تک وہ ایک طریقے سے اس کو اپنی ملکیت سے الگ نہ کردے اور نماز کی اجازت دے۔ ملکیت سے الگ کرنا اس لیے ضروری ہے کہ صرف اسی کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص ہوسکتا ہے۔

"فی وقف الخصاف :اذا جعل ارضه مسجدا وبناه واشهدان له ابطاله و بیعه فهو شرط باطل ویکون مسجدا کما لو بنی مسجدالاهل محلة وقال : جعلت هذا المسجدلاهل هذه المحلة خاصة کان لغیر اهل تلک المحلة ان یصلی فیه هکذافی الذخیرة"

(فتاویٰ عالمگیر بہ طبع کلکتہ :2/547)سطر:19)

اگر وہ اپنی زمین کو مسجد کے لیے دے اور اسے تعمیر کرے اور گواہی دے کہ وہ اس کو ختم کرسکتا اور بیچ سکتا ہے تو یہ شرط باطل ہے اور وہ مسجد ہی رہے گی جیسا کہ اگر وہ ایک

محلے والوں کے لیے مسجد بنائے اور کہے کہ میں نے یہ مسجد صرف اس محلے والوں کے لیے بنائی ہے تو اس کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

وعن ابن عمر قال: أصاب عمر أرضا بخيبر فأتى النبي - صلى الله عليه وسلم - يستأمره فيها فقال: يا رسول الله، إني أصبت أرضا بخيبر لم أصب مالا قط هو أنفس عندي منه، قال: إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها، قال: فتصدق بها عمر غير أنه لا يباع أصلها، ولا يورث، ولا يوهب، فتصدق بها على الفقراء، وفي القربى، وفي الرقاب، وفي سبيل الله، وابن السبيل، والضيف، لا جناح على من وليها أن يكمل منها بالمعروف، ويطعم صديقا، غير متمول مالا (بخاری شریف طبع مصر: 2/14 سطر 14)[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: مجھے ایک زمین ملی ہے کہ اس سے عمدہ مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کی اصل روک لو اور اس (کی آمدنی) صدقہ کردو۔ چناں چہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کردیا کہ اس کی اصل فروخت اور ہبہ نہ کی جائے اور نہ وراثت ہی میں تقسیم ہو۔ وہ فقراء قرابت داروں، غلام آزاد کرانے، راہ خدا میں، مہمانوں اور مسافروں میں تقسیم کی جائے۔ اس کے نگران پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ خود اس میں سے اچھے طریقے سے کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے، لیکن مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2613)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05